Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 01, January - March 2026, **PP**: 01-14
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

مصنفینِ جھنگ کی محبتِ رسول اللہ ﷺ میں لکھی گئی کتب کا تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of the Books Written by the Authors of Jhang on the Love of the Prophet Muhammad (ﷺ)

1. Naimat Ullah Khan *(Corresponding Author)* *naimatmphil@gmail.com*	*PhD Scholar,* *Department of Qur'ānic Studies,* *The Islamia University of Bahawalpur.*
2. Hafiz Bilal Ahmad *hbilalese@gmail.com*	*PhD Scholar,* *Department of Fiqh and Shariah,* *The Islamia University of Bahawalpur.*

How to Cite: Naimat Ullah Khan and Hafiz Bilal Ahmad. 2026: "An Introductory Study of the Books Written by the Authors of Jhang on the Love of the Prophet Muhammad (ﷺ)". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 5 (01): 01-14.

Article History:

Received:	**Accepted**:	**Published**:
10-01-2026	25-02-2026	05-03-2026

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

مصنفینِ جھنگ کی محبتِ رسول اللہ ﷺ میں لکھی گئی کتب کا تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of the Books Written by the Authors of Jhang on the Love of the Prophet Muhammad (ﷺ)

1. **Naimat Ullah Khan**
(Corresponding Author)
PhD Scholar, Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
naimatmphil@gmail.com

2. **Hafiz Bilal Ahmad**
PhD Scholar, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
hbilalese@gmail.com

Abstract

The personality of the Holy Prophet Muḥammadﷺ represents the highest pinnacle of moral excellence, spiritual beauty and human perfection. His character conduct and Prophetic model possess such an enduring attraction that the closer one draws to him, the deeper one becomes devoted. His Sīrah resembles an eternal garden whose flowers remain untouched by the decay of time. Love for the Prophetﷺ has remained a defining feature of Muslim faith, inspiring scholars, saints, poets and authors across all ages to express their devotion through speech, writing and even sacrifice of life. This research article presents an analytical study of selected works authored by scholars of Jhang that reflect profound love for the Prophetﷺ. The study primarily examines Shān-e-Muṣṭafā and ʿIshq-e-Rasūl ﷺby Shaykh Zulfiqar Ahmad Naqshbandi and Maḥbūbāt-e-Thalātha by Mawlānā Muhammad Bilal Jhangvi. These works articulate the exalted status of the Prophetﷺ through Qur'ānic exegesis, Prophetic traditions, historical narratives and spiritual insights. Shān-e-Muṣṭafā explores the themes of divine love and reassurance for the Prophetﷺ through the interpretation of Sūrah al-Ḍuḥā, highlighting the unique relationship between Allah and His Belovedﷺ.ʿIshq-e-Rasūl ﷺprovides a conceptual and experiential analysis of love and devotion, illustrating how intense love for the Prophetﷺ leads ultimately to divine love. Maḥbūbāt-e-Thalātha systematically explains the three beloved attributes of the Prophetﷺ, the Companions, Angel Jibrīl and Allah Almighty, grounding each in Qur'ān, Ḥadīth and Sīrah.The study concludes that the contributions of Jhang's scholars present a rich blend of scholarship and spirituality, reinforcing love for the Prophetﷺ as a transformative force for individual faith and collective moral refinement.

Keywords: *Sīrah al-Nabī, Shān-e-Muṣṭafā, Qur'ānic Interpretation, Scholars of Jhang, Sīrah-Based Spiritual Literature.*

تعارف

آپ ﷺ کے اخلاق، کردار، خوبصورتی، عظمت، سیرت اور اسوہ کی بلندی کا یہ عالم ہے کہ جتنا کوئی قریب آتا ہے اتنا ہی گرویدہ ہو جاتا ہے۔ رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت سدا بہار گلشن کی طرح ہے جس کا ہر گل و پھول خزاں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے۔ محبوب سے منسوب ہر چیز سے محبت ہوتی ہے اور پھر محبوب بھی ایسا ہو جس سے محبت بھی سرمایہ نجات ہو تو محبت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ اس کائنات کی وہ عظیم الشان ہستی ہیں جو کائنات کی بساط بچھائے جانے سے قبل بھی محبوب تھے اور اس بساط کو جب لپیٹ لیا جائے گا تو اس کے بعد بھی ان کی شان محبوبیت ختم نہ ہو گی۔ آپ ﷺ جن راہوں سے گزرے وہ راہیں مثلِ

کہکشاں کہلائیں، عقیدت کے آسمانوں پر چمکیں اور جن خاک کے ذروں پر قدم مبارک پڑے وہ زینت افلاک بن گئی۔ ہر دور میں آپ ﷺ سے محبت کرنے والے مختلف طریقوں سے اظہارِ محبت کرتے رہے جن میں سے کچھ نے اپنی قلم سے آپ ﷺ کے ساتھ محبت کا اظہار کیا کچھ نے اپنی زباں سے اور کچھ نے پھانسی کے پھندوں پر جھوم کے اپنی محبت کو بیان کیا ہے۔ بہت سے مصنفین نے اس سے قبل شان مصطفٰی ﷺ اور محبتِ رسول اللہ ﷺ پر کام کیا بالکل اسی طرح جھنگ کے مصنفین نے بھی آپ ﷺ سے اپنی محبت کے اظہار میں کچھ کتب تصنیف کیں جن میں سے پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب نے "شانِ مصطفٰی" اور "عشقِ رسول ﷺ" اور دوسرے مصنف مولانا بلال جھنگوی ہیں اور ان کی کتاب "محبوباتِ ثلاثہ" ہے۔ زیرِ نظر مقالہ ان تصانیف کے تعارفی مطالعہ پر مشتمل ہے۔ چنانچہ آئندہ سطور میں ان تصانیف کا جائزہ اور حبِ رسول ﷺ کے حوالے سے اسلوب وبیان کی وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

شانِ مصطفٰی از پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

اس کتاب "شانِ مصطفٰی" میں "پیر ذوالفقار احمد نقشبندی" سورۃ الضحٰی کی آیت نمبر 3 کی روشنی میں آپ ﷺ کی شان بیان کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آپ سورۃ کا تعارف دیتے ہیں کہ یہ سورۃ تیسویں پارے میں ہے۔ ترتیبِ نزولی کے حساب سے اس کا نمبر دس ہے اس کی آیات گیارہ اور اکتالیس کلمات ہیں۔ شانِ نزول کے بارے بیان کرتے ہیں کہ فترۃ الوحی یعنی نبی کریم ﷺ پر جب کچھ عرصہ کے لئے وحی کا نزول نہ ہوا تو کفار نے طعنے دینے شروع کر دیئے اور یہاں تک کہا کہ تمھارے رب نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس بارے میں ابو لہب کی بیوی کا ذکر کرتے ہیں کہ:

> "امِ جمیل دارِ ارقم کے دروازے کے پاس سے گزر رہی تھی تو نبی کریم ﷺ کو کھڑے ہو کر کہا کہ اے محمد ﷺ! جو شیطان تجھ کو وحی بھیجتا ہے وہ تجھ سے روٹھ گیا ہے۔"[1]

یہ بات سن کر نبی کریم ﷺ نے دل میں کہا مجھے لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں میں نے برداشت کیں لیکن یہ بات مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی تو رسول اللہ ﷺ کی نظریں آسمان کی طرف اٹھیں اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اسی وقت جبرائیلؑ اللہ کا پیغام لے کر آئے جس سے آپ ﷺ کو حوصلہ ہوا۔

اس سورۃ میں دو قسموں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک والضحٰی یعنی دن کی روشنی کی قسم اور واللیل اذا سجٰی یعنی رات کی قسم جب اندھیرا چھا جاتا ہے۔ قسموں کے بیان کے بعد قسم اور واقعہ میں مناسبت کا ذکر ہے اور محبوبانہ طرزِ بیان، اللہ کی طرف سے قسم اور مشرکوں کے طعنوں کی تردید کرتے ہیں اس میں بیان کرتے ہیں کہ محب اور محبوب کے جدا ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

1. بعض حالات جدائی پیدا کر دیتے ہیں۔ دلوں میں تو محبتیں ہوتی ہیں، اکٹھا ہونا چاہتے ہیں مگر حالات جدا ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔
2. کبھی کبھی محبوب اور محب کی جدائی کا سبب ناراضگی ہوتی ہے۔

جدائی کی صورتیں بیان کرنے کے بعد وعدہ الٰہی کی تکمیل کا تذکرہ کرتے ہیں:

- اے میرے حبیب ﷺ! آپ کی قبر کی زندگی دنیا کی زندگی سے بہتر ہے۔
- حشر کی زندگی اس سے بہتر ہے۔
- پھر مقام محمود کا ملنا اس سے بھی بہتر ہے۔
- پھر تاجِ شفاعت کا آپ ﷺ کے سر پر رکھنا اس سے بہتر ہے۔

- پھر آپ ﷺ کا حوضِ کوثر پر آبِ کوثر کا تقسیم کرنا اس سے بہتر ہے۔
- پھر پوری امت کو لے کر جنت میں داخل ہونا اس سے بہتر ہے۔[2]

وعدہ الٰہی کی تکمیل کے بعد نبی کریم ﷺ کی نرالی شان کا بیان ہے۔ اس میں سب سے پہلے مختلف انبیاء جیسے کہ آدم، نوح، یونس، ایوب، یعقوب اور یوسف علیہم السلام کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے رب کو راضی کرنے کے لئے کتنی مشقتیں، مجاہدے اور ریاضتیں کیں اس میں صرف انبیاء ہی نہیں بلکہ پوری کائنات اللہ کو راضی کرنے میں لگی ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے فرما رہا ہے کہ تیرا رب تجھے اتنا عطا کرے گا کہ اے محبوب! تو راضی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو راضی کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے محبوب جو تو چاہے گا میں عطا کروں گا۔

نبی کریم ﷺ کی چاہت پر فیصلہ جس میں قبلہ کی تبدیلی کا ذکر ہے اور مومن کے لئے امید کی کرن، خانوادہ صدیقی کی فداکاری، حضرت اسماءؓ کی ایمانی جرأت، اللہ کے نبی ﷺ کی دل نوازی اور درِ یتیم کا دورِ یتیمی کو بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ کے دورِ یتیمی کو یاد کیا جائے تو آنسو نکلنے لگتے ہیں۔ آپ ﷺ کی ولادت پر آپ ﷺ کی والدہ بی بی آمنہ خوش بھی ہو جاتی تھیں اور غمزدہ بھی۔ خوش اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹا دیا اور غمزدہ اس بات پر کہ آپ ﷺ والد کی شفقت سے محروم ہیں۔ چھ سال کی عمر میں والدہ سے بھی جدا ہو گئے اس حالت کو اللہ اپنے محبوب کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ اگر ہم نے تجھے حالتِ یتیمی میں اکیلا نہیں چھوڑا تو اب کیسے اکیلا چھوڑ سکتے ہیں۔

حالتِ یتیمی کے بعد عسر سے یسر تک کا بیان ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو بے سر و سامان پایا اور پھر ہم نے آپ کو غنی بھی کر دیا۔ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑا وہیں سیدھے راستے پہ چلنے والوں کو خوش خبریاں بھی سنائیں کہ ان کے لئے بھی اللہ کا یہی فرمان ہے کہ اللہ تمہیں بھی اکیلا نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی تم سے منہ موڑے گا۔[3]

پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب اپنی اس کتاب شانِ مصطفٰی میں سورۃ الضحٰی کی تشریح کرتے ہوئے کفارِ مکہ کے اعتراضات اور فترۃ الوحی کا ذکر کرتے ہیں۔ سابقہ انبیاؑ و رسول جب آئے تو وہ خدا کو راضی کرنے میں لگے رہے۔ ان کی ہر وقت یہی جدوجہد ہوتی تھی کہ رب تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے لیکن یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ مومنین کے لئے بھی آپ ﷺ کی شفقت بیان کرتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خوش خبریاں دی ہیں ویسے ہی آپ ﷺ کی امت کے لئے بھی انعامات کا تذکرہ کیا ہے۔

عشقِ رسول ﷺ از پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

اس کتاب "عشقِ رسول ﷺ" میں مصنف پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب نے شروع میں لفظ محبت کے حوالہ سے تحقیق اور مفصل گفتگو کی اور بیان کیا کہ ہر جنس اپنی جنس کی طرف میلان کرتی ہے اور یہی میلان جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو محبت کہلاتا ہے۔ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ لفظ کے اعتبار سے کسی مرغوب شے کی طرف قلب کے انجذاب کو محبت کہتے ہیں۔ محبت کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ محبت ایک حال ہے اور اس کی الفاظ سے تعبیر ممکن نہیں۔ محبت سے علاقہ پیدا ہوتا ہے اور دل کسی کی جانب مائل ہوتا ہے۔ محبت کے بعد لفظ عشق کی وضاحت کی ہے کہ عشق کیا ہے؟ اس کے بارے میں آپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ کسی شے کے ساتھ دل کا وابستہ ہو جانا عشق کہلاتا ہے۔ جب انسان کے قلب پر شدید محبت کا تسلط ہو جاتا ہے تو وہ محبوب کے سوا ہر چیز سے اندھا ہو جاتا ہے۔ محبت اس کے جسم کے تمام اجزاء میں جاری و ساری ہو جاتی ہے اور ہر چیز میں جلوہ گری کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ عشق

کو افراطِ محبت کا نام دیا ہے اور اس بارے میں آپ یوں بیان کرتے ہیں:

> "عشق، افراطِ محبت یا شدتِ محبت کا نام ہے۔ اور جب محبت شدید ہو جاتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام عشق ہو جاتا ہے۔"[4]

عشق کو محبت کی افراط اور زیادتی کا نام دیا ہے اور اسی کام میں کئی نیکوکار بھی مبتلا ہیں۔ عشقِ رسول ﷺ کے اسباب کو بھی بیان کیا ہے کہ انسانی فطرت ہے کہ وہ دوسروں کے خصائص و کمالات سے متاثر ہو کر ان سے محبت کرنے لگ جاتا ہے نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں جیسے کہ رب العزت کے محبوب، حسن و جمال کے پیکر اور فضائل و کمالات کے آپ ﷺ پیکر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ اسے انعام سے محبت ہوتی ہے اور انعام دینے والے سے اس سے بھی بڑھ کر محبت ہوتی ہے۔[5]

عشقِ رسول ﷺ کی نسبت خلفائے راشدین یعنی ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت کو مفصل انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی صحابہ کرام کی آپ ﷺ سے محبت کو واقعات کی شکل میں بھی بیان کیا ہے اس میں پیر صاحب حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہم کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

> "انس بن نضرؓ جنگ احد میں لڑتے لڑتے بہت آگے نکل گئے، جب اِدھر اُدھر نظر دوڑا کر دیکھا تو مسلمانوں کو پریشانی کے عالم میں پایا، پوچھا: کیا ہوا؟ جواب ملا کہ جن کے لئے لڑتے تھے وہ ہی نہ رہے تو اب کیا کریں؟ ہم نے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ آپ یہ سن کر تڑپ اٹھے اور فرمایا کہ اے لوگوں! جب نبی ﷺ نہ رہیں گے تو ہماری زندگی کا کیا فائدہ؟ چنانچہ آگے بڑھے اور لڑ کر شہادت پائی، جب ان کی لاش دیکھی گئی تو تلوار اور نیزے کے 80 زخم تھے، کوئی شخص نہ پہچان سکا، بالآخر ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے ان کی شناخت کی جس سے ان کی پہچان ہوئی۔"[6]

صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ صحابیاتؓ کا بھی آپ ﷺ کے ساتھ عشق و محبت کے انداز کو بیان کیا ہے اور اس میں واقعات کا ذکر بھی کیا ہے ان واقعات میں سے ایک واقعہ کچھ یوں ہے جو کہ صحابیاتؓ کا آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کو ظاہر کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک صحابیہؓ تشریف لائیں اور درخواست کی کہ مجھے نبی ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرا دیں۔ سیدہ عائشہؓ نے نبی مبارک ﷺ کا حجرہ مبارک دکھایا اور اندر لے گئیں تو وہ صحابیہؓ عشقِ نبی ﷺ میں اس قدر مغلوب تھیں کہ زیارت کر کے روتی رہیں اور روتے روتے انتقال کر گئیں۔ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے ساتھ ساتھ بچوں، علمائے اہلسنت اور شعراء کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ آپ ﷺ سے محبت میں اپنی مثال آپ رکھتے ہیں۔ اس میں آپ ﷺ کے امتیوں نے اپنے اپنے حساب سے آپ ﷺ سے محبت کی ایسی تاریخیں رقم کی ہیں کہ انہیں پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔[7]

پیر صاحب نے اپنی اس کتاب میں جس کا موضوع ہی عشقِ رسول ﷺ ہے اسی مناسبت سے کتاب میں محبت اور عشق کی وضاحت کی ہے اور اس بات سے بھی متعارف کرایا ہے کہ عشق کیا چیز ہے اور آپ ﷺ سے عشق کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ صحابہ کرامؓ، بچوں اور علماء کی آپ ﷺ سے محبت کو بھی مفصل انداز میں واقعات کے ساتھ بیان کیا ہے اور کتاب میں ایک تسلسل بیان کیا ہے کہ اگر انسان اولیاء سے محبت کرے گا تو اس صورت میں صحابہ کرامؓ کا عشق میسر آئے گا اور صحابہ کرامؓ سے محبت کے بعد ہی عشقِ رسول ﷺ ملے گا اور عشقِ رسول ﷺ سے ہی عشقِ الٰہی میسر ہو گا۔

محبوباتِ ثلاثہ از مولانا محمد بلال جھنگوی

یہ کتاب "محبوباتِ ثلاثہ" مصنف "مولانا محمد بلال جھنگوی" نے اس حدیث مبارکہ کو کہ جس میں آپ ﷺ نے تین محبوب چیزوں کا ذکر کیا ہے، موضوع بنا کر تصنیف کی۔ اس میں آپ ﷺ نے تین پسندیدہ چیزوں کا ذکر کیا اس کے بعد وہاں موجود صحابہ کرامؓ نے اپنی پسند کی تین تین چیزوں کا ذکر کیا۔ وہ حدیث مبارکہ جسے مدِ نظر رکھ کر آپ نے یہ کتاب ترتیب دی یہ ہے:

> انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں خوشبو، عورت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہؓ بھی تشریف فرما تھے، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے سچ فرمایا: مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: آپ ﷺ کا چہرہ دیکھنا، اپنے مال کو آپ ﷺ پر خرچ کرنا اور یہ کہ میری بیٹی آپ ﷺ کے نکاح میں ہو۔ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکرؓ آپ نے سچ کہا۔ مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: اچھے کاموں کا حکم کرنا، برے کاموں سے روکنا اور پرانا کپڑا۔ حضرت عثمانؓ نے ارشاد فرمایا: اے عمرؓ آپ نے سچ کہا: مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑے پہنانا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا: آپ نے سچ کہا اے عثمانؓ: مجھے بھی دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں: مہمان کی خدمت، گرمی کا روزہ اور دشمن پر تلوار۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ جبرائیلؑ تشریف لائے فرمانے لگے مجھے اللہ رب العزت نے بھیجا ہے جب آپ کی باتوں کو سنا اور آپ کو حکم دیا کہ آپ مجھ سے پوچھیں اگر میں دنیا والوں میں سے ہوتا تو مجھے کیا پسند ہوتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آپ اہلِ دنیا میں سے ہوتے تو آپ کو کیا پسند ہوتا؟ تو جبرائیلؑ نے فرمایا: کہ بھولے ہوؤں کو راستہ دکھانا، غریب عبادت کرنے والوں کی خبر گیری کرنا اور عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا۔ جبرائیلؑ نے فرمایا کہ اللہ کو بندوں میں تین خصلتیں پسند ہیں: طاقت خرچ کرنا (مال سے یا جان سے)، (گناہوں) پر ندامت سے رونا، اور فاقہ پر صبر کرنا۔[8]

اسی حدیث کو بنیاد بنا کر حضور کریم ﷺ کی تین محبوب چیزوں کو وضاحت کے ساتھ الگ الگ بیان کیا ہے اس میں مولانا صاحب نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی تین پسندیدہ چیزوں، اس کے بعد ترتیب سے صحابہ کرامؓ اور جبرائیلؑ کے بعد اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کا ذکر کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی پسند

آپ ﷺ کی محبوب تین چیزیں یہ ہیں:

- الطیب یعنی خوشبو۔
- عورتیں۔
- نماز۔

الطیب یعنی خوشبو

انبیاء کرامؑ کے خمیر میں ہی طہارت، پاکیزگی اور لطافت ہوتی ہے۔ انبیاءؑ کا خمیر جنت سے لیا جاتا ہے۔ تراب جنت سے ان کا

بدن بنایا جاتا ہے۔ خوشبو سنتِ انبیاءؑ ہے اور آپ ﷺ کے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ اُس کا کوئی دوسری خوشبو مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ آپ ﷺ جسے بھی تحفہ دیتے تھے اس میں زیادہ تر خوشبو ہوتی تھی اور کبھی خوشبو کا تحفہ ملتا تو اسے رد نہ کرتے تھے اور جمعہ کے روز خوشبو کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔

عورتیں

آپ ﷺ کی دوسری محبوب چیز یعنی عورتوں سے متعلق گفتگو کی ابتداء میں سب سے پہلے عورت کی حیثیت اور مقام کو بیان کیا ہے کہ عورت کو حقیقی عظمت آپ ﷺ کی بارگاہ سے اور دین اسلام سے ملی ہے۔ عورت مظلوم ترین سے محبوب ترین بنی اور جسے معاشرے میں کوئی مقام حاصل نہ تھا اسے اعلیٰ مقام سے نوازا گیا اس بارے تین نکات دیئے جو کہ یہ ہیں:

- ماں ہے تو اولاد کے لئے اس کے قدموں میں جنت۔
- بیوی ہے تو اس کو خاوند کی عزت و لباس قرار دیا۔
- بیٹی ہے تو اچھی تعلیم و تربیت پر جنت کا وعدہ فرمایا۔"[9]

اسلام سے قبل عورت کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ قرآن میں خواتین سے متعلق مباحث کو تفصیلاً بیان کیا ہے کہ ایمان و اعمال اور حقوق کی ادائیگی میں عورت کو اعلیٰ مقام دیا گیا ہے جو کہ اس سے پہلے عورتوں کو میسر نہ تھے۔ عورت کو گھر کی ملکہ اور بحیثیت ماں ذمہ داریوں سے متعلق معلومات فراہم کی ہیں۔ عورت کو بحیثیت ماں، بیوی اور بیٹی بیان کیا ہے کہ اگر ماں کے روپ میں ہے تو جنت ہے اور بیٹی ہے تو رحمت ہے۔ اسلام نے عورت کو وراثت میں بھی حصہ دیا اور یہ ثابت کیا کہ عورت کی عافیت دینِ اسلام میں ہی ہے۔

نماز

آپ ﷺ کی تیسری محبوب ترین چیز نماز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کو سخت عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اس میں وضو کے فرائض، وضو کی سنتیں، مستحباتِ وضو اور مکروہاتِ وضو سے متعلق گفتگو کی ہے اور وضو کے ساتھ ساتھ غسل کے فرائض، غسل کی سنتیں، فرائضِ نماز اور واجباتِ نماز کو بھی تفصیلاً بیان کیا ہے۔ ان سب مباحث کے بعد اس حصہ کے آخر میں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا اجمالی جائزہ لیا ہے جس میں بچپن سے لے کر وفات تک کو مختصر بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ کی ولادت، شقِ صدر، والدہ کی وفات، دادا کی وفات، سفر شام، حلف الفضول، اعلانیہ دعوت، ہجرتِ حبشہ، حضرت عمرؓ کا قبولِ اسلام، شعب ابی طالب، عام الحزن، واقعہ معراج، بیعتِ عقبہ اول و ثانی اور یکم ہجری سے گیارہ ہجری تک کے واقعات کو بیان کیا ہے۔[10]

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی پسند

ابو بکر صدیقؓ کی پسند میں تین محبوب چیزوں کو بیان کیا ہے لیکن اس سے پہلے آپ کا علم اور آپ کے مقام و مرتبہ سے متعلق بحث بھی کی ہے۔ آپ نے اپنی پسندیدہ تین چیزیں یہ بیان فرمائیں:

- دیدارِ مصطفیٰ ﷺ۔
- رسول اللہ ﷺ پر مال خرچ کرنا۔

- میری بیٹی رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئے۔

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ

آپؓ نے صرف دیدار مصطفیٰ ﷺ ہی نہیں کیا بلکہ پہلا دیدار اسلام لانے کے بعد بوسہ لے کر فرمایا اس سے عشق و محبت کا طوفان برپا ہوا۔ اس میں بہت سے واقعات کا ذکر بھی کیا ہے جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آپ ﷺ سے محبت اور عقیدت کو ظاہر کرتے ہیں جس میں آپؓ کا دیدارِ محبوب ﷺ کیئے بغیر کھانا کھانے سے انکار کرنا، رخ انور کا صدیق اکبرؓ کی طرف کرنا، غارِ ثور میں دیدارِ مصطفیٰ، ابو بکر صدیقؓ کی آنکھوں پر دستِ نبوی ﷺ، آپ ﷺ کا آخری دیدار اور کیفیتِ صدیقیؓ وغیرہ شامل ہیں۔

آپ ﷺ پر مال خرچ کرنا

دوسری محبوب چیز میں رسول اللہ ﷺ پر مال خرچ کرنے کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ یہ تاریخی حقیقت ہے آپؓ نے رسول کریم ﷺ پر اپنا سارا مال خرچ کیا۔ جہاں بھی آپ ﷺ اشارہ کرتے آپؓ اپنا مال، جان اور عزت سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔ ان شخصیات کا بھی بیان دیا ہے جو کہ پہلے غلام تھے لیکن بعد میں حضرت ابو بکرؓ نے انہیں آزاد کرایا ان میں حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت ابو فکیہؓ، حضرت نہدیہؓ، حضرت زنیرہؓ اور حضرت لبینہؓ قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ آپؓ نے اپنا مال مساجد کی تعمیر اور صدقات میں بھی خرچ کیا۔

صدیق کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں

اس میں حضرت عائشہؓ کی ولادت، والدین کے نام، بچپن، نکاح، رخصتی، مذہبی خدمات، ذہانت اور آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت اور آخر میں وفات کا ذکر کیا ہے۔ آپؓ کی تیسری محبوب چیز کی وضاحت کے بعد سیرت یارِ غار کا اجمالی جائزہ بھی لیا ہے جس میں آپؓ کی ولادت سے وفات تک آپ ﷺ سے منسلک محبت اور واقعات کو بھی بیان کیا ہے اور اس میں قبل از نبوت اور بعد از نبوت آپ ﷺ سے تعلقات کا ذکر بھی ہے۔[11]

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی پسند

مصنف نے کتاب میں پسندِ صدیقیؓ کے بعد پسندِ فاروقیؓ کو بیان کیا ہے۔ حضرت عمرؓ کو امت کا محدث قرار دیا گیا ہے۔

حضرت عمرؓ کی مندرجہ ذیل تین محبوب چیزیں ہیں:

- نیکی کا حکم دینا۔
- برائی سے روکنا۔
- پرانا کپڑا۔

امر بالمعروف یعنی نیکی کا حکم دینا

حضرت عمرؓ کی پہلی محبوب چیز نیکی کا حکم دینے سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ اس امت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس امت کو خیر امت بھی کہا گیا ہے۔ مقامِ عمرؓ کا شروع میں ہی بیان ہے کہ آپؓ کو محبوبِ خدا کی مراد قرار دیا گیا ہے کہ آپؓ مرادِ نبی ﷺ ہیں۔ اس کے بعد تدوین قرآن میں آپؓ کی خدمات کو بیان کیا ہے، نمازِ تراویح میں بیس رکعت سے متعلق بیان، امت کو ایک امام کے پیچھے اکٹھا کرنا اور دورِ خلافت میں امت کی جو خدمات کی ہیں ان کو بیان

کیا ہے۔ نعمتوں پر شکر کی ترغیب، اجتہاد اور مجتہد سے متعلق بھی ذکر کیا ہے۔

نہی عن المنکر یعنی برائی سے روکنا

حضرت عمرؓ کی پہلی پسند کے بعد دوسری پسند برائی سے روکنے کی وضاحت کی ہے اور اس حکم کی مناسبت اللہ کے حکم سے بھی کی ہے۔ اس میں نے حضرت عمرؓ کی رائے کا موافق حکم الٰہی ہونا بیان کیا ہے جیسے کہ بدر کے قیدیوں سے متعلق آپؓ کی رائے، منافق کا جنازہ نہ پڑھنا، حرمتِ شراب، مسئلہ طلاق اور اس میں علمائے اہلسنت کا مؤقف، قرآن مجید میں غلط تاویلات، حجرِ اسود سے خطاب اور خرید و فروخت میں احتیاط سے متعلق حضرت عمرؓ کی آراء کو بیان کیا ہے۔

پرانا کپڑا

تیسری محبوب چیز جو حضرت عمرؓ نے بیان کی ہے وہ پرانا کپڑا ہے۔ آپؓ وہ خلیفہ ہیں کہ جن کے دورِ حکومت میں ایک آدمی برسرِ منبر خلیفہ رسول ﷺ سے سوال کرتا ہے کہ ہمیں مالِ غنیمت میں سے ایک ایک چادر ملی تھی آپ کے پاس دو کیسے آئی ہیں؟ اور آپ کے جاہ و جلال کا یہ عالم تھا کہ عالم قیصر و کسریٰ پر کپکپی طاری ہو جاتی تھی اور سادگی کا یہ عالم تھا کہ کرتہ مبارک پر کئی پیوند ہوتے تھے جو آپ نے زیب تن کیا ہوتا تھا۔ مولانا صاحب حضرت علیؓ کے فرمان کا مفہوم کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

> "میں نے حضرت عمرؓ کو ان کی خلافت کے زمانہ میں طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ اس حالت میں ان کے کُرتے میں اکیس پیوند لگے ہوئے تھے جن میں سے بعض کپڑے کے بھی نہ تھے۔"[12]

حضرت عمرؓ کے کچھ فرامین کو واقعات کی صورت میں بیان کیا ہے کہ تمھاری عزت لباس میں نہیں بلکہ اطاعت میں ہے اور حضرت عمرؓ کو امہات المومنینؓ کو عمدہ لباس پہننے کا مشورہ دیا۔ حضرت عمرؓ کے تعارف کا اجمالی جائزہ بھی لیا ہے جس میں آپؓ کی ولادت ، نام، والدین کے نام، قبولِ اسلام، ہجرت، غزوات میں شرکت، خلافت، فتوحات، اوصاف اور شہادت کے متعلق ذکر کیا ہے۔[13]

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پسند

حضرت عمرؓ کی محبوب چیزوں کے بیان کے بعد حضرت عثمانؓ کی تین محبوب چیزوں کا ذکر کیا ہے جو کہ یہ ہیں:

- بھوکوں کو کھانا کھلانا۔
- جن کے پاس کپڑا نہ ہو انہیں کپڑا پہنانا
- قرآن کی تلاوت۔

بھوکوں کو کھانا کھلانا

حضرت عثمانؓ نے جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لیا اور اللہ کے راستہ میں مال خرچ کیا یہاں تک کہ محبوبِ خدا ﷺ نے خوشی میں کہا کہ آج کے بعد عثمانؓ جو بھی کریں گے ان سے مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔ آپؓ نے اسلام اور صحابہ کرامؓ کی جو بے بہا خدمات سر انجام دیں ان میں اصحابِ رسول کے کھانے کا انتظام، مسلمانوں کے لئے پانی کا انتظام، مسافروں اور رہ گزر کو کھانا کھلانا، حضرت عثمانؓ کا اپنا کھانا اور مہمان خانے بنوانا قابلِ ذکر ہے۔

بے لباسوں کو کپڑا پہنانا

حضرت عثمانؓ کی دوسری پسندیدہ چیز ایسے لوگوں کو کپڑا پہنانا تھا جن کے پاس نہ ہو۔ گویا کہ مفلس اور غریب حال لوگوں کو

کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا ان کو پسند تھا۔ کھانا کھلانے سے متعلق بہت سے ایسے واقعات ہیں جن میں آپ نے باقاعدہ کھانے کے انتظامات کیے۔ اگر کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوتا تو آپؓ اس کی اشیاء خورد و نوش کے ساتھ وظیفہ اور کپڑے کا اہتمام بھی کرتے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت عثمانؓ کے لباس کے متعلق بھی بتایا کہ آپؓ کا لباس عدن کی بنی ہوئی موٹی لنگی اور گیروے رنگ کی کوئی چادر ہوتی تھی۔

قرآن کی تلاوت

کاتبِ وحی اور ناشر قرآن سیدنا حضرت عثمانؓ کی تیسری پسند قرآن کی تلاوت ہے۔ حضرت عثمان کا عظیم الشان کارنامہ قرآن کو کتابی صورت میں اکٹھا کرانا ہے، لغت قریش میں لکھوایا اور باقی سب مختلف قبائل کے تلفظ کو ختم کروا کے ایک تلفظ پر جمع کیا۔ یہ تو آپؓ کا وصف ہے کہ کثرت سے تلاوت کرتے تھے حتیٰ کہ شہادت کے وقت بھی آپؓ تلاوت کر رہے تھے۔ تینوں محبوب چیزوں کا ذکر کرنے کے بعد آپؓ کی سیرت کا اجمالی جائزہ بھی لیا ہے جس میں ولادت، والدین کے نام، قبولِ اسلام، شادی، ہجرت، غزوات میں شرکت، خلافت، فتوحات، شہادت، ازواج اور اولاد کا تعارف دیا ہے۔[14]

علی رضی اللہ عنہ کی پسند

مصنف نے اپنی کتاب میں حضرت عثمانؓ کی محبوب چیزوں کے بیان کے بعد حضرت علیؓ کی تین محبوب چیزوں کا ذکر کیا ہے جو کہ یہ ہیں:

- مہمان کی خدمت
- گرمیوں کا روزہ
- دشمن پر تلوار

مہمان کی خدمت

نبوت کا سارا گھرانہ ہی جود و سخا میں اپنی مثال آپ ہے۔ جو کچھ گھر میں ہوتا مہمان کی خدمت میں لا کر رکھ دیتے۔ بعض دفعہ تو ایسا بھی ہوتا کہ اگر کوئی سائل آ جاتا تو گھر میں صرف اتنا کھانا ہوتا تھا یا تو وہ کھانا سائل کو دے دیا جائے یا خود کھایا جائے تو اس موقع پر بھی یہ حضرات سائل کو ترجیح دیتے اس حوالہ سے چند واقعات کا ذکر بھی کرتے ہیں جن میں انتظام دعوت حریرہ کا تذکرہ کیا جو کچھ یوں ہے:

> "حضرت عبد اللہ بن ابی رزین الغافقیؒ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم عید الاضحیٰ کو حضرت علیؓ کے ہاں گئے تو انہوں نے ہمارے سامنے حریرہ پیش کیا ہم نے کہا اللہ تمھارا بھلا کرے اگر آپ گندم کی روٹی بھی لے آتے تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اے رزین کے بیٹے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال میں سے دو پیالوں کے سوا جائز نہیں ہے ایک پیالہ اپنے لئے اور گھر والوں کے لئے اور دوسرا لوگوں کے لئے۔"[15]

گرمیوں میں روزہ

حضور نبی کریم ﷺ کی امت پر رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں اس سے پہلے والی امتوں کو بھی یہی حکم تھا۔ یہ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جس کا بدلہ اللہ خود دے گا اللہ نے روزوں کو مسلمانوں کے لئے ڈھال قرار دیا ہے۔ حضرت

علیؓ کا کثرت سے روزے رکھنے کے علاوہ اُن کے فاقے، روزہ اور سخاوت کا بھی ذکر کیا ہے۔

دشمن پر تلوار

شیر خدا علی المرتضیٰؓ کی تیسری محبوب چیز تلوار سے دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ حضرت علیؓ کی مبارک زندگی کے اندر بے شمار واقعات جو جنگوں میں اپنی مثال آپ ہیں جیسے کہ حضرت علیؓ کی جنگِ بدر میں بہادری، غزوہ احد میں آپ کے وار سے قبل مخالف کا ستر کھل جانا اور آپؓ کا اسے چھوڑ دینا، مرحب سے مقابلہ اور علیؓ کے ساتھ حیدر نام کا عطا ہونا بیان کیا ہے۔

حضرت علیؓ کی تین محبوب چیزوں کا ذکر کرنے کے بعد آپؓ کی سیرت کا اجمالی جائزہ بھی دیا ہے جیسے کہ آپؓ کی کنیت، والدین کے نام، کفالت، قبولِ اسلام، ہجرت، شادی، غزوات، حجتہ الوداع میں شرکت، خلافت صدیق اکبرؓ، خلافت فاروقیؓ اور خلافت عثمانیؓ میں آپؓ کا کردار اور اس کے بعد آپؓ کی شہادت، ازواج اور اولاد سے متعلق بھی بحث کی ہے اور معلومات کا بیش بہا خزانہ بہم پہنچایا ہے۔[16]

پسندِ روح الامین

جبرائیلؑ امین معظم فرشتے ہیں۔ آپؑ تمام انبیاء پہ وحی لائے اور آپؑ نے بھی اپنی محبوب چیزوں کا ذکر کیا جب آپ ﷺ نے پوچھا تو آپؑ نے اپنی ان تین محبوب چیزوں کا اظہار فرمایا:

- بھولے ہوؤں کو رستہ دکھانا۔
- غریب عبادت کرنے والوں کی خبر گیری کرنا۔
- عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا۔

بھولے ہوؤں کو رستہ دکھانا

جبرائیل امین کی پہلی پسند بھولے ہوؤں کو راستہ دکھانا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر میں دنیا میں ہوتا تو ایسے واقعات ملتے جس میں لوگوں کو راستہ بتاتا۔ اس بات کا اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ اجر رکھا ہے جیسے کہ ایسے بندے پر فرشتے اپنا سایہ کرتے ہیں اور آخرت میں پریشانی دور کر دی جاتی ہے۔ اگر دنیا میں کوئی ایک آدمی اپنے بھٹکے ہوئے کو سیدھے راستے پر لاتا ہے تو اس بات کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ اللہ اس کی آخرت میں پریشانی کو دور کر دے گا۔

غریب عبادت کرنے والوں کی خبر گیری

جبرائیلؑ کی دوسری پسند غریب عبادت گزاروں کی مدد کرنا ہے۔ وہ لوگ جو غریب اور عبادت گزار ہیں ان کا اس طرح سے خیال رکھوں کہ وہ اپنی عبادت میں مصروف رہیں اور میں ان کی ضروریات کا انتظام کرتا رہوں۔ اس بات کا اتنا اجر ہے کہ جبرائیلؑ جیسا عظیم فرشتہ یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ ان کی خدمت کرے اور اللہ اجر حاصل کرے۔ عبد اللہ بن مبارکؒ چار علماء کے لئے تجارت کرتے تھے اور وہ علماء کرام حدیث کا کام کرتے تھے وہ چار علماء سفیان بن عینیہؒ، سفیان ثوریؒ، فصیل بن سماکؒ اور ابن علیہؒ ہیں۔ عبد اللہ بن مبارکؒ کہتے ہیں کہ اگر یہ چار علماء نہ ہوتے تو میں کبھی بھی تجارت نہ کرتا۔

عیال دار مفلسوں کی مدد کرنا

روح الامین کی تیسری پسند عیال دار مفلسوں کی مدد کرنے کو بیان کیا جس میں آپ نے دو باتیں بتائی ہیں ایک تنگ دست کی

مدد کرنا اور دوسری آپ ﷺ کا عیال دار کی مدد کرنا۔ ان دو باتوں کو مدنظر رکھ کر جبرائیل امینؑ کی تیسری پسند کو بیان کیا ہے۔ جبرائیلؑ کا تعارف بھی دیا اور آپ کو مقرب فرشتوں میں بھی بیان کیا۔ آپ کے مطابق چار مقرب فرشتے ہیں جبرائیلؑ، اسرافیلؑ، میکائیلؑ اور عزازیلؑ اور ان سب میں درجہ کے لحاظ سے پہلا نمبر جبرائیلؑ کا ہے۔[17]

اللہ عزوجل کی پسند

نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین اور جبرائیلؑ کے بعد پسندِ ربی کو بیان کیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی محبوب تین چیزیں ہیں:

- طاقت کا خرچ کرنا (اللہ کی راہ میں مال یا جان سے)۔
- انسان کا گناہوں پر ندامت کے وقت رونا۔
- فاقہ پر صبر کرنا۔

طاقت کا خرچ کرنا (اللہ کی راہ میں مال یا جان سے)

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ یہاں اس حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ اللہ کی رضا اور اجر و ثواب کے لئے اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، فقراء، مسکینوں، یتیموں اور جائز و نیک کاموں میں مال کا خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنا بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ حسد نہیں کرنا چاہیے مگر دو آدمیوں کے معاملہ میں جائز ہے ان میں سے ایک شخص وہ جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تعلیم دینے میں لگا رہے اور دوسرا وہ جس غنی ہو راہِ خدا میں خرچ کرتا ہو۔

گناہوں پر ندامت کے وقت رونا

اللہ تعالیٰ کی منشاء یہ ہے کہ اگر بندوں سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے ازالہ کے لئے گناہوں پر نادم ہوں اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگیں۔ مصنف نے توبہ کے لفظی معنی، اصطلاحی معنی، احادیث مبارکہ اور توبہ، دوزخ سے نجات کے علاوہ اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ توبہ ہر شخص پر موت سے پہلے واجب ہے۔ گناہوں سے توبہ کرنے کے علاوہ رحمتِ دو عالم ﷺ کا امت کے لئے رونا، حضرت ابو بکرؓ کا رونا، حضرت عمرؓ کا رونا حضرت عثمانؓ کا رونا اور اصحابِ صُفہ کے رونے کو بیان کیا ہے۔

فاقہ کے وقت صبر

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی محبوب خصلتوں میں تیسری خصلت یہ پسند ہے کہ فاقہ کے وقت صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ کبھی بندوں کو رزق دے کر آزماتا ہے اور کبھی رزق کی تنگی سے آزماتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہیں۔ اس میں فاقہ پر صبر کے بدلہ کا بھی ذکر کیا ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ثواب کی نیت سے برداشت کرے گا قیامت کے دن اللہ اس سے حساب لینے میں سختی نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کا بھوک برداشت کرنا، حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کا بھوک برداشت کرنا اور دیگر اصحاب کا بھوک برداشت کرنے کا ذکر کیا ہے اور اس پر ان کے صبر اور استقامت کو بھی بیان کیا ہے۔[18]

مولانا بلال جھنگوی نے اپنی کتاب محبوباتِ ثلاثہ میں آپ ﷺ کی پسند کی تین چیزوں سے لے کر خلفائے راشدین، حضرت جبرائیلؑ اور ذاتِ باری تعالیٰ کی پسند کی تین تین چیزوں کا تعارف اور ان کی وضاحت پیش کی ہے۔ آپ نے تحریر کا اسلوب

محققانہ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے لبریز رکھا ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ہر وہ کام کرنے کا دل کرتا ہے جو ان ہستیوں کا پسندیدہ عمل ہے۔ ہر محبوب شخصیت کی محبوب چیزوں کی وضاحت قرآن و حدیث سے کی گئی ہے اور ہر محبوب چیز کو الگ الگ، مفصل اور جامع انداز سے بیان کرنے کے بعد جس شخصیت کی محبوب چیزوں کی وضاحت کی ہے اس کے آخر میں اسی شخصیت کا مختصر تعارف اور پیدائش سے وفات تک بیان کیا ہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی محبوب چیزوں کا تعارف بندوں سے منسوب کر کے بیان کیا ہے۔

خلاصہ بحث

محبتِ رسول ﷺ کو ان تحریروں میں ایک ہمہ گیر فکری و روحانی حقیقت کے ساتھ ایمان، یقین اور طرزِ حیات کی تشکیل کرتی ہے۔ جن کتب کا تعارف پیش کیا گیا ان میں وحی کے عارضی وقفے جیسے نازک حالات کے تناظر میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ آزمائش دراصل قُربِ الٰہی کی علامت ہوتی ہے نہ کہ ترکِ محبت۔ نبی کریم ﷺ کی ذات کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت کا مرکز قرار دے کر یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی کے ہر مرحلے میں ربّانی نصرت اور تسلی شامل رہی۔ سابقہ انبیاءؑ کی جدوجہد کے بالمقابل یہاں ایک منفرد پہلو سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب کو راضی فرمانے کا وعدہ کرتا ہے جس سے نہ صرف مقامِ نبوی ﷺ کی رفعت ظاہر ہوتی ہے بلکہ امت کو بھی امید، حوصلہ اور اعتماد نصیب ہوتا ہے۔ یتیمی، تنگ دستی اور آزمائشوں سے لے کر عزت، غنا اور قیادت تک کے مراحل اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ربّ کریم نے کبھی اپنے رسول ﷺ کو تنہا نہیں چھوڑا۔

ان تصانیف میں محبت اور عشق کے مفہوم کو انسانی فطرت کے تناظر میں واضح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جب محبت شدت اختیار کر لیتی ہے تو وہ انسان کے عمل، سوچ اور ترجیحات پر غالب آجاتی ہے۔ یہی کیفیت رسول اللہ ﷺ سے تعلق میں نظر آتی ہے جہاں جان، مال، وقت اور خواہشات سب کچھ آپ ﷺ پر قربان کرنے کا جذبہ نمایاں ہوتا ہے۔ اس جذبے کو عملی نمونوں کے ذریعے اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ عبادت، خدمتِ خلق، ایثار، صبر، عدل اور تقویٰ جیسے اوصاف ایک متوازن اسلامی معاشرے کی بنیاد بن جاتے ہیں۔ ان تحریروں کا مجموعی پیغام یہ ہے کہ محبتِ رسول ﷺ فرد کی اخلاقی تربیت، معاشرتی اصلاح اور روحانی ارتقاء کا سرچشمہ ہے اور یہی محبت بالآخر انسان کو رضائے الٰہی تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

References

---

[1] Naqshbandī, Pīr Dhū al-Fiqār Aḥmad, *Shān-i Muṣṭafā* (Jhang: Dār al-Taṣnīf Maʿhad al-Faqīr al-Islāmī, December 2015), 4.

[2] Ibid., 1-20.

[3] Ibid., 21-42.

[4] Naqshbandī, Pīr Dhū al-Fiqār Aḥmad, *ʿIshq-i Rasūl* ﷺ(Jhang: Dār al-Taṣnīf Maʿhad al-Faqīr al-Islāmī, 2000), 30.

[5] Ibid., 4-95.

[6] al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl Abū ʿAbd Allāh, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ al-Musnad min Umūr Rasūl Allāh* ﷺ *wa-Sunnatihi wa-Ayyāmihi* (Riyadh: Bayt al-Afkār al-Dawliyyah li-al-Nashr wa-al-Tawzīʿ, 2005), Kitāb al-Jihād wa-al-Siyar, Bāb qawl Allāh taʿālā: *min al-muʾminīn rijāl ṣadaqū mā ʿāhadū Allāh ʿalayh fa-minhum man qaḍā naḥbahu wa-minhum man yantaẓir wa-mā baddalū tabdīlā*, ḥadīth no. 2805.

[7] Naqshbandī, *ʿIshq-i Rasūl* ﷺ, 96–175.

[8] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, ʿAllāmah, trans. ʿAbd al-Laṭīf Atharī, *Munabbihāt* (New Delhi: al-Kitāb International, Batla House, n.d.), 27–29.

[9] Jhangvī, Mawlānā Muḥammad Bilāl, *Maḥbūbāt-i Thalāthah* (Lahore: Dār al-Nuʿmān, Zubaidah Center, 40 Urdu Bāzār, 2017), 49.

[10] Ibid., 5–104.

[11] Ibid., 105-143.

[12] Ibid., 189.

[13] Ibid., 144-203.

[14] Ibid., 204-229.

[15] Ibid., 233.

[16] Ibid., 230-249.

[17] Ibid., 250-259.

[18] Ibid., 260-290.